آئی ٹی کہانی

اولاد کی جگہ

تحریر : ڈاکٹر سائرہ بانو

جنرل سیکریٹری کوآرڈی نیشن گروپ

ابو! چلیں تیار ہو جائیں۔ ہمیں شناختی کارڈ آفس جانا ہے۔'' بلال نے آواز دے کر اپنے ابو سے کہا۔ دراصل وہ اپنے امی '' ابو کا نیا شناختی کارڈ بنوانا چاہ رہا تھا تاکہ بعد میں ان کے پاسپورٹ بنوا سکے۔ اس نے ارادہ کیا تھا کہ وہ اپنے امی اور ابو دونوں کو اس سال عمرہ کرنے بھجوائے گا اور آئندہ سال حج... اس کا یہ بچپن کا خواب تھا۔

اس نے اپنا بچپن بڑے مشکل اور کٹھن دور میں گزارا تھا۔ اس کے ابو ایک عام سے آدمی تھے اور ایک فیکٹری میں ملازم تھے۔ ان کی معمولی سی تنخواہ تھی جس میں ان کے گھر کی گزر اوقات بڑی مشکل سے ہوتی تھی۔ وہ تو بلال کی امی بہت سلیقہ شعار اور شوہر کی وفادار تھیں انہوں نے ہر طرح کے مشکل حالات میں اپنے شوہر کا ساتھ دیا تھا اس لیے یہ گھر گرہستی چلتی رہی۔

بلال اپنے غریب مگر محنتی اور دیانت دار والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کے ابو چاہتے تھے کہ ان کا بیٹا اچھی زندگی گزارے اور اس کا واسطہ اس طرح کے مشکل حالات سے نہ پڑے جس طرح کے حالات سے ان کا واسطہ پڑا تھا۔ وہ اور ان کی بیوی یعنی بلال کی امی دن رات اللہ سے یہ دعا کرتے تھی:''اے اللہ! ہمارے بچے کو ہر طرح کی حفظ و امان میں رکھ۔ اسے ''تعلیم اور ایمان کی دولت سے نواز اور پڑھا لکھا آدمی بنا دی۔

بلال بچپن سے ہی بہت ذہین اور سمجھ دار تھا اس نے اپنے گھر میں بچپن سے ہی غربت دیکھی تھی۔ اسے احساس تھا کہ اس کے والدین نے اس سے کس طرح کی توقعات وابستہ کر رکھی ہیں وہ چاہتا تھا کہ اپنے ماں باپ کی امیدوں پر پورا اترے چنانچہ اس نے دل لگا کر پڑھنا شروع کیا۔ وہ ہر طرح کی تعلیم اور تربیت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کسی نے اسے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے بارے میں بتایا تو وہ اس کی تعلیم و تربیت حاصل کرنے پر کمر بستہ ہو گیا۔ درمیان میں مالی مشکلات بھی اس کے سامنے آئیں اور ٹیکنیکل مسائل بھی مگر اس نے ان سب کا ڈٹ کرمقابلہ کیا۔اور اِس مقابلے کی ہمت اُسے اُس اِدارے نے دی جس کا مشن ہے نہ صرف ضرورت مندوں کی مدد کرنا بلکہ اُن کو اِس قابل بنانا ہے کہ وہ دُوسروں کی مدد کر سکیں۔یہی وجہ ہے کہ بلال جیسا غریب بچہ اپنی ذہانت اور اس ادارے کی مالی معاونت کی بدولت آج اس قابل ہو گیا کہ اپنے ماں باپ کی دیرینہ خواہش کی تکمیل کر سکے۔

یہی وجہ تھی کہ آج اسے امی اور ابو دونوں کو اپنے ساتھ لے کر شناختی کارڈ آفس جانا ہے۔ تمام ضروری دستاویزات اس نے اپنے ساتھ ایک فائل میں رکھ لی تھیں۔

مگر بیٹا! اس میں تو بہت وقت لگتا ہے۔ لمبی چوڑی کار روائیاں ہوتی ہیں۔ نہ جانے کتنے کاغذات اور فارم بھرے '' جاتے ہیں۔'' بلال کے ابو نے کہا ان کی آواز میں تھکن نمایاں تھی ''ہاں بیٹا... اور پہلا مرحلہ تصویریں کھنچوانے کا ہوتا ہے۔'' ''بلال کی امی نے کہا۔ ''تم ایسا کرو کہ آج صرف تصویریں کھنچوا لو... شناختی کارڈ آفس پھر کسی روز چلیں گے۔

ارے امی! اب سب کچھ وہیں شناختی کارڈ آفس میں ہوتا ہے۔ وہیں تصویریں کھنچتی ہیں۔ وہیں کمپیوٹر کے ذریعے فارم '' ''بھرا جاتا ہے۔ پھر اس فارم کی تصدیق کروا کے اسے جمع کرا دیتے ہیں اور کچھ ہی روز بعد شناختی کارڈ مل جاتے ہیں۔

مگر ایسا کیسے ہوتا ہے۔ بیٹا... پہلے جب میں نے شناختی کارڈ بنوایا تھا تو بہت وقت لگا تھا اور ہمیں کئی کئی چکر '' ''اس دفتر کے لگانے پڑے تھے۔ جب بھی ہم وہاں جاتے تو متعلقہ کلرک کو کئی کئی فائل تلاش کرنے پڑتے تھے۔

ابو... امی... اب زمانہ بدل چکا ہے۔'' بلال نے بڑے فخر سے کہا۔ ''یہ ہمارا زمانہ ہے۔ یہ ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے۔ اس '' ''زمانے میں آئی ٹی کی زبان چلتی ہے یہ 21 ویں صدی کی زبان ہے۔

پتا نہیں کیا کیا بکے جا رہا ہے۔'' امی نے کہا۔''

اور کیا... اس کی باتیں میری سمجھ میں بھی نہیں آرہی ہیں۔‘‘ ابو نے بھی منہ بنایا۔’’

امی... اب نہ فائلوں کا زمانہ ہے نہ رجسٹروںکا اور نہ موٹے موٹے کھاتوں کا۔‘‘ بلال نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔ ’’
’’کمپیوٹر نے ہر کام کو آسان کر دیا ہی۔

تو کیا ہمارے شناختی کارڈ بھی یہ موا کمپیوٹر بنائے گا؟‘‘ امی نے کہا۔

اور کیا... کمپیوٹر کے اندر آپ کے اور ابو کے بارے میں تمام معلومات ڈال دی جائے گی۔ کمپیوٹر اس ساری ’’
معلومات کو چیک کرے گا پھر شناختی کارڈ بنانے کی اجازت دے دے گا پھر کمپیوٹر مشین کے ذریعے ہی آپ دونوں کا شناختی
کارڈ بن جائے گا۔‘‘ کہتے کہتے بلال ایک لمحے کو رکا پھر بولا:’’اسی طرح میں کمپیوٹر کے ذریعے آپ دونوں کے پاسپورٹ
کے فارم بھی پر کرائوں گا اور اس کے ذریعے آپ کا پاسپورٹ بھی بن جائے گا۔‘‘ بلال نے کہا۔

تو کیا ہم کمپیوٹر کے ذریعے ٹکٹ بھی لیں گی؟‘‘ بلال کی امی نے سوال کیا۔’’

بالکل ٹھیک سمجھیں آپ۔‘‘ بلال نے کہا ’’کمپیوٹر کے ذریعے ہی آپ کی جہاز کی بکنگ بھی ہوگی اور کمپیوٹر ہی ’’
جہاز کو کنٹرول کرے گا۔ یہ سمجھ لیں کہ کمپیوٹر نے ہر کام کو آسان بنا دیا ہی۔ جو کام پہلے مہینوں میں ہوتے تھے وہ اب منٹوں
میں ہو جاتا ہی۔ شناختی کارڈ کی تیاری سے لے کر پاسپورٹ ، جہاز کا ٹکٹ، روانگی اور واپسی ہر کام میں کمپیوٹر کا کردار
’’بہت اہم اور بنیادی نوعیت کا ہوتا ہی۔

بھئی پھر تو ہمیں اس عمرے کے لئے تمہارے اس کمپیوٹر کا شکر گزار ہونا چاہیی۔‘‘ ابو نے کہا۔’’

ہاں ہاں پھر تو یہ کمپیوٹر بھی تیری طرح میرا پیارا سا بیٹا ہوا۔‘‘ امی نے معصومیت سے کہا تو بلال بے اختیار ’’
مسکرا دیا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ واقعی آنے والے دنوں میں کمپیوٹر انسان کی اولاد کی جگہ لے لے گا اور انسان کا سچا اور وفادار
دوست ثابت ہوگا۔

****